عید میلادُ النبی ﷺ کی شرعی حیثیت

ماہ ربیع الاول میں عموماً اور بارہ ربیع الاول کو خصوصاً، آقائے دوجہاں ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی خوشی میں پورے عالمِ اسلام میں محافلِ میلاد منعقد کی جاتی ہیں اور میلادُ النبی ﷺ کی خوشی منائی جاتی ہے۔ حضورِ اکرم ﷺ کا میلاد منانا، جائز و مستحب اور محبتِ رسول ﷺ کی علامت ہے اور اس کی اصل قرآن و سنت سے ثابت ہے۔

ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ حکمِ قرآنی بھی ہے اور سنتِ الٰہی بھی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہوا!

وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللّٰهِ ’’اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ‘‘۔ (ابراھیم: ۵)

امام المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک ایامُ اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں رب تعالیٰ کی کسی نعمت کا نزول ہوا ہو:

’’ان ایام میں سب سے بڑی نعمت کے دن سیدِ عالم ﷺ کی ولادت و معراج کے دن ہیں، ان کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے‘‘۔ (تفسیر خزائن العرفان)

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی سب سے عظیم نعمت نبی کریم ﷺ کی ذاتِ مقدسہ ہے۔ ارشاد ہوا:

’’بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انھیں میں سے ایک رسول بھیجا‘‘ (ال عمران: ۱۶۴)

آقا و مولیٰ ﷺ تو وہ عظیم نعمت ہیں کہ جن کے ملنے پر رب تعالیٰ نے خوشیاں منانے کا حکم بھی دیا ہے۔ ارشاد ہوا:

’’(اے حبیب!) تم فرماؤ، اللہ کے فضل اور اس کی رحمت (کے نزول) کے سبب انہیں چاہیے کہ خوشی منائیں، وہ (خوشی منانا) اُن سب چیزوں سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں‘‘۔ (سورہ یونس: ۵۸)

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مراد حضور ﷺ ہیں، سورۃ الاحزاب آیت ۴۷ میں آپ کو ’’فضل‘‘ اور سورۃ الانبیاء آیت ۱۰۷ میں ’’رحمت‘‘ فرمایا گیا ہے۔ ایک اور مقام پر نعمت کا چرچا کرنے کا حکم بھی ارشاد فرمایا:

’’اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو‘‘ (الضحیٰ: ۱۱، کنز الایمان)

خلاصہ یہ ہے کہ عیدِ میلادُ النبی ﷺ منانا لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دن یاد دلانا بھی ہے، اسکی نعمتِ عظمیٰ کا چرچا کرنا بھی اور اس نعمتِ کبریٰ کے ملنے کی خوشی منانا بھی۔ اگر ایمان کی نظر سے قرآن و حدیث کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ذکرِ میلادِ مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے۔

سورہ ال عمران کی آیت ۸۱ ملاحظہ کیجیے۔ ربِ ذوالجلال نے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام کی محفل میں اپنے حبیب لبیب ﷺ کی آمد کا ذکر یوں فرمایا۔ ارشاد ہوا:

’’اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے انکا عہد لیا، جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا‘‘۔

(کنز الایمان از اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

یہ سب سے پہلی محفلِ میلاد تھی جسے اللہ تعالیٰ نے منعقد فرمایا اور اس محفل کے شرکاء صرف انبیاء کرام علیہم السلام تھے۔ اسی طرح رب تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت موسیٰ، حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی ولادت کے تذکرے بھی فرمائے ہیں اور حضور ﷺ کی دنیا میں تشریف آوری اور فضائل کا ذکر تو قرآن کریم کی متعدد آیاتِ کریمہ میں موجود ہے۔

ذکرِ میلاد، رسولِ کریم ﷺ کی سنت ہے:

''نبی کریم ﷺ کے میلاد پاک اور فضائل و مناقب کا ذکر خود رحمتِ عالم ﷺ کی سنت بھی ہے۔ مستدرک للحاکم اور مشکوٰۃ شریف باب فضائلِ سید المرسلین میں یہ حدیث موجود ہے کہ ''میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین (آخری نبی) لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام اپنے خمیر میں گندھے ہوئے تھے، میں تمہیں اپنے معاملے کی ابتدا بتاتا ہوں کہ میں ابراھیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور اپنی والدہ کا وہ خواب ہوں جو انہوں نے میری پیدائش کے وقت دیکھا اور ان سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے''۔

مشکوٰۃ کے اسی باب میں ترمذی اور دارمی کے حوالے سے حدیث پاک موجود ہے کہ صحابہ کرام بعض انبیاء کرام کے فضائل کا ذکر کر رہے تھے کہ اس محفل میں آقا و مولیٰ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے اپنے فضائل خود بیان فرمائے جن میں سے ایک یہ ہے:

أَلَا وَأَنَا حَبِيبُ اللّٰه ''خبردار رہو! میں اللہ کا حبیب ہوں''۔

سیدِ عالم نورِ مجسم ﷺ کے مبارک زمانہ کی ایک اور محفلِ میلاد جو مسجدِ نبوی میں منعقد ہوئی اس میں آقا و مولیٰ ﷺ نے منبر شریف پر جلوہ افروز ہو کر اپنا ذکرِ ولادت اور اپنے فضائل بیان فرمائے۔ (جامع ترمذی ج۲ص۲۰۱) اس طرح کی کئی احادیث صحاحِ ستہ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

میلاد النبی ﷺ، صحابہ کرام کی سنت ہے:

محفلِ میلاد میں رسول کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت، اُس وقت کے معجزات اور آپ کے فضائل و خصائص کا تذکرہ کیا جاتا ہے خواہ نثر کی صورت میں ہو یا منظوم۔ ایسی بیشمار احادیث ہیں جن میں صحابہ کرام نے آقا و مولیٰ ﷺ کے میلاد، معجزات اور فضائل و خصائل بیان کیے ہیں۔ اگر یہ باتیں ناجائز ہوتیں تو صحابہ کرام انہیں کبھی روایت نہ فرماتے اور نہ ہی محدثین انہیں اپنی کتب میں نقل کرتے۔ نامور محدثین امام ابن جوزی، امام سخاوی، امام ابن کثیر، امام سیوطی اور محدث علی قاری رحمہم اللہ تعالیٰ نے میلادُ النبی ﷺ کے عنوان پر باقاعدہ کتابیں تحریر کیں جبکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے تو جامع ترمذی میں ایک باب کا عنوان ہی یہ لکھا:

بَاب مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِي ﷺ۔

مولوی عبدالحیٔ لکھنوی نے بھی اقرار کیا ہے کہ یہ حقیقت (یعنی میلاد منانا) رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے زمانے میں موجود تھی اگرچہ یہ نام و عنوان نہیں تھا۔ فنِ حدیث کے ماہرین سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ صحابہ کرام اپنی مجالسِ وعظ و تعلیم میں نبی کریم ﷺ کے فضائل اور آپ کی ولادت کے حالات کا ذکر کیا کرتے تھے''۔ (مجموعہ فتاویٰ ج۱ص۴۳)

رسولِ معظم نورِ مجسم ﷺ کے مبارک زمانہ میں صحابہ کرام کی چند محافلِ میلاد کا ذکر ملاحظہ فرمائیے جن میں نعتیں بھی پڑھی گئیں۔

حضور ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر پر چادر بچھائی اور انہوں نے منبر پر نعت پڑھی، پھر آپ نے انکے لیے دعا فرمائی۔

(صحیح بخاری ج۱ص۶۵)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے غزوہ تبوک سے واپسی پر بارگاہِ رسالت میں ذکرِ میلاد پر مبنی اشعار پیش کیے۔ (اسدُ الغابہ ج۲ ص۱۲۹)

خاص نعمت کے نزول کے دن کو عید بنانا نبی کا طریقہ ہے:

بعض لوگ یہ وسوسہ اندازی کرتے ہیں کہ اسلام میں صرف دو عیدیں ہیں لہٰذا تیسری عید حرام ہے (معاذ اللہ)۔ یہ نظریہ باطل ہے۔ قرآن کریم سے راہنمائی لیجیے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"عیسیٰ بن مریم نے عرض کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک (کھانے کا) خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی"۔ (المائدہ:۱۱۴)

"یعنی ہم اسکے نزول کے دن کو عید بنائیں، اسکی تعظیم کریں، خوشیاں منائیں، تیری عبادت کریں، شکر بجالائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکر بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور کچھ شک نہیں کہ سیدِ عالم ﷺ کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اسلئے حضور ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح اور سُرور کرنا مستحسن ومحمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے"۔ (تفسیر خزائن العرفان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آیت اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ تلاوت فرمائی تو ایک یہودی نے کہا، اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے۔ اس پر آپ نے فرمایا، یہ آیت جس دن نازل ہوئی اس دن دو عیدیں تھیں، عیدِ جمعہ اور عیدِ عرفہ۔ (ترمذی)

پس قرآن وحدیث سے ثابت ہوگیا کہ جس دن کوئی خاص نعمت نازل ہو اس دن عید منانا، جائز بلکہ اللہ تعالیٰ کے مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔ مزید یہ کہ اسلام میں صرف دو عیدیں نہیں بلکہ کئی عیدیں ہیں البتہ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی شہرت اس لیے زیادہ ہے کہ اہلِ کتاب کے دو تہوار (نیروز اور مہرگان) تھے جن سے بہتر یہ دو تہوار یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ مسلمانوں کو عطا ہوئے۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث پاک میں ارشاد ہوا:

"عرفہ کا دن، قربانی کا دن اور تشریق کے دن ہمارے عید کے دن ہیں اور یہ کھانے پینے کے دن ہیں"۔ (مستدرک للحاکم ج۱ ص۶۰۰)

چونکہ عید جمعہ، عید عرفہ، عید الفطر اور عید الاضحیٰ حبیبِ کبریا ﷺ ہی کے صدقے میں ملی ہیں اس لیے آپ کا یومِ میلاد بدرجہ اولیٰ عید قرار پایا۔

عیدِ میلاد پہ ہوں قربان ہماری عیدیں
کہ اسی عید کا صدقہ ہیں یہ ساری عیدیں

میلاد النبی کے دن کو عید کہنا محدثین کا طریقہ ہے:

صحیح بخاری کے شارح، امام قسطلانی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۲۳ھ) ماہ ربیع الاول میں محافلِ میلاد کے انعقاد اور ان کی برکات کا ذکر کرکے لکھتے ہیں:

فرحم اللہ امرا اتخذ لیالی شهر مولده المبارك اعیاداً فیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض و عناد.

"اللہ تعالیٰ ہر اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے ماہِ میلاد کی راتوں کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض وعناد ہے"۔

(مواہب اللدنیہ ج۱ ص۲۷)

امام سیوطی رحمہ اللہ ایک بزرگ شیخ ابوالطیب محمد بن ابراہیم مالکی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۹۵ھ) کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ بارہ ربیع الاول کو وہ ایک **مدرسے کے پاس سے گذرے تو انکے استاد سے فرمایا:**

یا فقیہ هذا الیوم سرور اصرف الصبیان

''اے فقیہ! یہ خوشی کا دن ہے لہٰذا بچوں کو چھٹی دے دو''۔ (الحاوی للفتاویٰ)

شیخ فتح اللہ بنانی مصری رحمہ اللہ شب میلاد کی فضیلت و عظمت بیان کرتے ہوئے اسلاف کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں:

یجب علی امة التی رفعها الله به علی الامم ان یتخذوا لیلة ولادته عیداً من اکبر الاعیاد

''اس دن کے صدقے میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو دیگر امتوں پر فضیلت عطا فرمائی اس لیے امت پر واجب ہے کہ وہ میلاد النبی ﷺ کی رات کو سب عیدوں سے بڑی عید کے طور پر منائیں''۔ (مولد خیر خلق اللہ صفحہ ۱۶۵)

میلاد کی خوشی منانے پر کافر کے عذاب میں کمی:

صحیح بخاری جلد دوم میں ہے کہ ابولہب کے مرنے کے بعد حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے خواب میں بری حالت میں دیکھا اور پوچھا، مرنے کے بعد تیرا کیا حال رہا؟ ابولہب نے کہا، تم سے جدا ہو کر میں نے کوئی راحت نہیں پائی سوائے اسکے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں کیونکہ میں نے محمد (ﷺ) کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثویبہ کو آزاد کیا تھا۔

امام ابن جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''جب حضور ﷺ کے میلاد کی خوشی کی وجہ سے ابولہب جیسے کافر کا یہ حال ہے کہ اسکے عذاب میں کمی کردی جاتی ہے حالانکہ اسکی مذمت میں قرآن نازل ہوا تو حضور ﷺ کے مومن امتی کا کیا حال ہوگا جو میلاد کی خوشی میں حضور کی محبت کے سبب مال خرچ کرتا ہے۔ قسم ہے میری عمر کی، اسکی جزا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُسے اپنے فضل و کرم سے جنتِ نعیم میں داخل فرمادے''۔ (مَوَاہِبُ اللّدُنِّیہ ج ۱ ص ۲۷، مطبوعہ مصر)

خالقِ کائنات نے اپنے محبوب رسول ﷺ کا جشنِ میلاد کیسے منایا؟

سیرتِ حلبیہ ج ۱ ص ۷۸ اور خصائصِ کبریٰ ج ۱ ص ۴۷ پر یہ روایت موجود ہے کہ:

''جس سال نورِ مصطفےٰ ﷺ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کو ودیعت ہوا وہ سال فتح و نصرت، تر و تازگی اور خوشحالی کا سال کہلایا۔ اہلِ قریش اس سے قبل معاشی بدحالی اور قحط سالی میں مبتلا تھے حضور ﷺ کی ولادت کی برکت سے اس سال ربِ کریم نے ویران زمین کو شادابی اور ہریالی عطا فرمائی، سوکھے درخت پھلوں سے لد گئے اور اہلِ قریش خوشحال ہوگئے''۔

اہلسنّت اسی مناسبت سے میلادِ مصطفےٰ ﷺ کی خوشی میں اپنی استطاعت کے مطابق کھانے، شیرینی اور پھل وغیرہ تقسیم کرتے ہیں۔ عیدِ میلاد النبی ﷺ کے موقع پر شمع رسالت کے پروانے چراغاں بھی کرتے ہیں، اسکی اصل مندرجہ ذیل احادیث مبارکہ ہیں۔

آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ اُن سے ایسا نور نکلا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہوگئے''۔ (مشکوٰۃ)

ہم تو عیدِ میلاد کی خوشی میں اپنے گھروں اور مساجد پر چراغاں کرتے ہیں، خالقِ کائنات نے نہ صرف ساری کائنات میں چراغاں کیا بلکہ آسمان کے ستاروں کو جھالریں بنا کر زمین کے قریب کردیا۔ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

''جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی، میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے روشن ہوگیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب

آگئے کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں“۔ (سیرتِ حلبیہ ج ۱ ص ۹۴، خصائصِ کبریٰ ج ۱ ص ۴۰، زرقانی ج ۱ ص ۱۱۶)

سَیِّدَتُنا آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ”میں نے تین جھنڈے بھی دیکھے، ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا دوسرا مغرب میں اور تیسرا جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا“۔ (سیرتِ حلبیہ ج ۱ ص ۱۰۹)

اس سے میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جھنڈے لگانے کی اصل بھی ثابت ہوئی۔

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جلوس بھی نکالا جاتا ہے اور نعرہ رسالت بلند کیے جاتے ہیں۔ اس کی اصل یہ حدیث پاک ہے کہ جب آقا و مولیٰ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو اہلیانِ مدینہ نے جلوس کی صورت میں استقبال کیا۔ حدیث شریف میں ہے کہ مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خدام گلیوں میں پھیل گئے: یہ سب با آوازِ بلند کہہ رہے تھے، یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ۔ (ﷺ)

(صحیح مسلم جلد دوم باب الہجرۃ)

محبوبِ کبریا ﷺ نے اپنا میلاد کیسے منایا؟

نبی کریم ﷺ کا خود اپنے میلاد کا اور اپنے فضائل کا ذکر فرمانا پہلے مذکور ہو چکا۔ صحیح مسلم میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ ہر پیر کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

ذاك يوم فيه ولدت وفيه انزل ”اس دن میری ولادت ہوئی اور اسی دن مجھ پر وحی نازل ہوئی“۔

محدثین فرماتے ہیں کہ آپ نے ہر پیر کے دن روزہ رکھ کر اپنا میلاد منایا اور اپنے میلاد کے دن کی عظمت کو ظاہر کیا اور عبادت کے ذریعہ رب کریم کا شکر ادا کیا۔

۱۲ ربیع الاول ہی تاریخ ولادتِ مصطفیٰ ﷺ ہے:

امام بخاری رحمہ اللہ کے استاد امام ابوبکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ، صحیح اسناد کے ساتھ حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ عام الفیل میں بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

مشہور مفسر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے بھی انہی صحابہ کرام سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ مبارکہ بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔

(سیرتِ ابن کثیر، ج ۱ ص ۱۹۹)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کی تحقیق یہی ہے کہ ”بارہ ربیع الاول کا قول مشہور اور جمہور کا ہے، اہلِ مکہ کا عمل بھی اس پر گواہ ہے کیونکہ وہ اسی رات نبی کریم ﷺ کی جائے ولادت کی زیارت کرتے ہیں اور محافلِ میلاد کا انعقاد کرتے ہیں“۔ (مدارج النبوۃ ج ۲ ص ۱۴)

محافلِ میلاد کا سلسلہ ہمیشہ سے جاری ہے:

جشنِ عیدِ میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت بیان کرنے کے بعد اب چند تاریخی حوالہ جات پیشِ خدمت ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ محافلِ میلاد کا سلسلہ عالمِ اسلام میں ہمیشہ سے جاری ہے۔

محدث ابن جوزی رحمہ اللہ (متوفی ۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

”مکہ مکرمہ، مدینہ طیبہ، یمن، مصر، شام اور تمام عالمِ اسلام کے لوگ مشرق سے مغرب تک ہمیشہ سے حضورِ اکرم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے

موقع پر محافلِ میلاد کا انعقاد کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ اہتمام آپ ﷺ کی ولادت کے تذکرے کا کیا جاتا ہے اور مسلمان ان محافل کے ذریعے اجرِ عظیم اور بڑی روحانی کامیابی پاتے ہیں"۔ (المیلاد النبوی ص ۵۸)

امام ابن حجر رحمہ اللہ (م ۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

"محافلِ میلاد و اذکار اکثر خیر ہی پر مشتمل ہوتی ہیں، ان میں صدقات، ذکرِ الٰہی اور بارگاہِ نبوی میں درود و سلام پیش کیا جاتا ہے"۔

(فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۲۹)

امام سیوطی رحمہ اللہ (م ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

"میرے نزدیک میلاد کے لیے اجتماع تلاوتِ قرآن، حیاتِ طیبہ کے واقعات اور میلاد کے وقت ظاہر ہونے والی علامات کا تذکرہ ان بدعاتِ حسنہ میں سے ہے جن پر ثواب ملتا ہے کیونکہ اسمیں حضور ﷺ کی تعظیم اور آپ کی ولادت پر خوشی کا اظہار ہوتا ہے"۔ (حسن المقصد فی عمل المولد فی الحاوی للفتاویٰ ج ۱ ص ۱۸۹)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

"(الٰہی!) میرا ایک عمل تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ میں مجلسِ میلاد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت عاجزی، محبت و خلوص سے تیرے حبیب ﷺ پر درود بھیجتا ہوں"۔ (اخبارُ الاخیار ص ۶۲۴)

امام قسطلانی رحمہ اللہ (م ۹۲۳ھ) فرماتے ہیں

"ربیع الاول میں تمام اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل منعقد کرتے رہے ہیں۔ محفلِ میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اسکی وجہ سے سارا سال امن سے گزرتا ہے اور ہر مراد جلد پوری ہوتی ہے"۔ (مواہب الدنیہ ج ۱ ص ۲۷)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمہ اللہ نے فرمایا،

"میں ہر سال میلاد شریف کے دنوں میں کھانا پکوا کر لوگوں کو کھلایا کرتا تھا۔ ایک سال قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنوں کے سوا کچھ میسر نہ ہوا، میں نے وہی چنے تقسیم کر دیے۔ رات کو خواب میں آقا و مولیٰ ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا کہ وہی بھنے ہوئے چنے سرکارِ دو عالم ﷺ کے سامنے رکھے ہوئے ہیں اور آپ بیحد خوش اور مسرور ہیں"۔ (الدرُّ الثمین ص ۸)

اکابرینِ دیوبند کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا معمول یوں بیان کیا ہے:

"فقیر کا مشرب یہ ہے کہ محفلِ مولود میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ، برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف و لذت پاتا ہوں"۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ ص ۵)

ان دلائل و براہین سے ثابت ہو گیا کہ میلاد النبی ﷺ کی محافل منعقد کرنے اور میلاد کا جشن منانے کا سلسلہ امتِ مسلمہ میں صدیوں سے جاری ہے اور اسے بدعت و حرام کہنے والے دراصل خود بدعتی و گمراہ ہیں۔

میلاد النبی ﷺ منانے کی فضیلت:

امام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بوقتِ ولادت ایک ہاتفِ غیبی کی آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا، "ہر وہ شخص جو حضور ﷺ کی ولادت کے باعث خوش ہوا، اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے آگ سے محفوظ رہنے کے لیے حجاب اور ڈھال بنائی۔ جس نے مصطفیٰ کریم ﷺ کا میلاد منانے کے لیے ایک درہم خرچ کیا، نبی کریم ﷺ اس کے لیے شافع اور مشفع ہونگے اور اللہ تعالیٰ ہر درہم کے بدلے دس گنا عطا فرمائے گا"۔

(مولدُ العروس (مترجم) صفحہ ۴۹)